کیا مسلمان عورت کا میک اپ کی خاطر بیوٹی پارلر جانا جائز ہے؟ شرعاً کا استعمال کیسا ہے؟ کچھ لوگ اس دعوے کی بنیاد پر وگ کا استعمال جائز قرار دیتے ہیں کہ عورتوں کا بال ستر میں داخل ہے اور وگ کے ذریعے اس بال کو ڈھا کا جاسکتا ہے۔کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام وہ مذہب ہے جو زینت وزیبائش کو پسند کرتا ہے بلکہ اس کی ترغیب دیتا ہے لیکن اعتدال اور توازن کے ساتھ۔اسلام اس بات کا سخت مخالف ہے کہ انسان بلاوجہ اپنے اوپر تقشف، بے چارگی اور پھوہڑپن کی صورت طاری کیے رہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سخت ناپسند کرتا ہے جنھوں نے حلال اور جائز زینت وزیبائش کو حرام قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُل مَن حَرَّمَ زينَةَ اللَّهِ الَّتى أَخرَجَ لِعِبادِهِ ﴿٣٢﴾... سورة الاعراف

''کہو اللہ کی زینت کو کس نے حرام قرار دیا جسے اس نے اپنے بندوں کے لیے تخلیق کیا ہے''

اور اللہ تعالیٰ نے نماز سے قبل زینت اختیار کرنے کی تاکید کی ہے۔اللہ فرماتا ہے:

خُذوا زينَتَكُم عِندَ كُلِّ مَسجِدٍ ﴿٣١﴾... سورة الاعراف

''ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو''

عورتوں کی فطرت کا لحاظ رکھتے ہوئے اسلام نے زینت کی وہ چیزیں بھی عورتوں کے لیے جائز کردی ہیں جو مردوں کے لیے حرام ہیں۔مثلاً سونا، ریشم وغیرہ۔تاہم زینت وزیبائش کے وہ طور طریقے جن میں فطرت اور اعتدال سے روگردانی ہو یا اللہ کی تخلیق میں تبدیلی ہو، مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر حرام ہیں۔اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنا ایک شیطانی عمل ہے جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے:

وَلَءامُرَنَّهُم فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلقَ اللَّهِ... ﴿١١٩﴾... سورة النساء

''شیطان نے کہا تھا) اور میں لوگوں کو حکم دوں گا پس وہ اللہ کی خلقت میں تبدیلی کریں گے)''

اور اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو ہاتھوں یا جسم کے کسی دوسرے حصے پر گدواتی ہیں یا دانتوں کو کاٹ کاٹ کر نوکیلا بناتی ہیں یا ابرو کے بال ترشوا کر دیدہ زیب بناتی ہیں۔یا اصلی بالوں میں نقلی بال لگاتی ہیں۔زینت کے ان طریقوں پر لعنت بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ طریقے حرام ہیں۔اسی سے وگ کا استعمال کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرام ہے کیوں کہ وگ درحقیقت اصلی بالوں میں نقلی بال کا اضافہ ہے۔یہ کہنا کہ وگ عورتوں کے بال کو چھپانے کا کام دیتا ہے خلاف حقیقت ہے۔کیوں کہ بال چھپانے کے طریقے اور چیزیں سب کو معلوم ہیں۔یہ سب کو معلوم ہے کہ وگ کا استعمال زیب وزینت کے طور پر کیا جاتا ہے۔بلکہ بعض حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وگ کو "زور" سے تعبیر کیا یعنی یہ وہ چیز ہے جو لوگوں کو دھوکے میں رکھتی ہے اور اس کے بارے میں فرمایا کہ:

(إنما هلكت بنو إسرائيل حين اتخذها نساؤهم" (بخاری"

''بلاشبہ بنی اسرائیل ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اسے اپنا لیا۔''

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

1۔ پہلی بات یہ کہ وگ ایسی لعنت کو ایجاد کرنے اور رواج دینے والے یہود ہیں۔

2۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی شئی کو "زور" سے تعبیر کرکے اس کی حرمت کے سبب کی طرف بھی اشارہ کردیا۔یعنی یہ لوگ دھوکے اور فریب کی ایک قسم ہے۔اور اسلام دھوکے اور فریب کو ناجائز قرار دیتا ہے۔

اسی طرح عورتوں کا بیوٹی پارلر جا کر مردوں سے میک اپ کرانا بالکل حرام ہے۔کیوں کہ شریعت کی رو سے عورتوں کا اجنبی مرد کے ساتھ تنہا ہونا اور اجنبی مرد کا اجنبی عورت کے بدن کا کوئی حصہ چھونا دونوں ہی بالکل حرام ہے۔

درحقیقت بیوٹی پارلر کا رواج بھی اس وقت عمل میں آیا جب آرائش وزیبائش اور میک اپ میں اعتدال اور توازن مفقود ہوگیا اور عورتوں کے لیے دنیا کی سب سے اہم ترین شئی میک اپ کرنا قرارپایا۔ عورتوں کے لیے میک اپ جائز سہی لیکن یہ ایسی چیز تو نہیں جوان کا سب سے بڑا مسئلہ بن جائے اور اس کی خاطر وہ اپنی دوسری اہم ذمے داریاں فراموش کربیٹھیں حتیٰ کہ بچوں کی تربیت بھی متاثر ہوجائے۔ میک اپ جائز ہے لیکن حدود کے اندر اور میک اپ کے لیے بیوٹی پارلر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ گھر میں بھی تو میک اپ کرسکتی ہیں۔ انہیں چاہیے کہ گھر ہی میں رہ کر میک اپ کریں اور اپنے شوہر کے لیے، نہ کہ راہ چلنے والوں کے لیے۔

بہرحال اگر بیوٹی پارلر جانا ناگزیر ہو تو یہ اسی صورت میں جائز ہوسکتا ہے جب کہ بیوٹی پارلر میں کام کرنے والی ساری کی ساری عورتیں ہوں اور مردوں کا داخلہ ممنوع ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی یوسف القرضاوی]

عورت اور خاندانی مسائل، جلد:1، صفحہ:229

محدث فتویٰ